Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۹ ۳

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم پیر

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۶۳/۲۸ | ۲۷ رمضان المبارک ۱۳۹۴ھ ۱۴ اخاء ۱۳۵۳ہش ۱۴ اکتوبر ۱۹۷۴ء | نمبر ۲۳۶

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۴ اخاء۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ :۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمدللہ

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ کی صحت و عافیت کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ ۱۴ اخاء۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی پچھلے دنوں گر گئی تھیں جس کی وجہ سے گھٹنہ میں تکلیف ہے ویسے عام طبیعت بہتر ہے۔ احبابِ جماعت باالالتزام دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کی عمر میں بہت برکت ڈالے۔ آمین

تمہاری اگلی نسل کا پچھلی نسل سے بہتر ہونا ضروری ہے

سیدنا حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ۱۸ جولائی ۱۹۵۰ء کو کوئٹہ میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا :۔

"دنیا میں اچھا کام کرنا اور اچھے سے اچھا کام کرنا یہ بہت فرق رکھنے والی چیزیں ہیں۔ قومیں اپنی ترقی کے وقت بھی اچھا کام کرتی ہیں اور قومیں اپنے تنزل کے وقت بھی اچھا کام کرتی ہیں مگر قومیں اپنے تنزل کے وقت اچھا کام کرتی ہیں اور ترقی کے وقت اچھے سے اچھا کام کرتی ہیں۔ ترقی کے لئے ضروری ہے کہ انسان کا اگلا قدم اس کے پچھلے قدم سے آگے پڑے۔ اور جب کسی قوم کی ترقی کسی ایک نسل کے ساتھ وابستہ نہیں ہوتی بلکہ اس کی ترقی اس کی کئی نسلوں کے ساتھ وابستہ ہوتی ہے۔ تو اسکے ہر فرد کو یہ مدِنظر رکھنا ضروری ہوتا ہے کہ اگلی نسل پچھلی نسل سے زیادہ اچھی ہو۔ اگر اگلی نسل پچھلی نسل سے اچھی نہ ہو تو اس کا قدم آگے کی طرف نہیں اٹھ سکتا۔ درحقیقت مسلمانوں کی تباہی کا بڑا موجب یہی ہوا کہ ماضی کو حال سے کاٹ دیا گیا اور مستقبل کے متعلق انہیں نا امید کر دیا گیا۔ انہوں نے یہ سمجھ لیا کہ ماضی اپنی بنیادوں پر قائم ہے۔ آئندہ آنے والا کوئی شخص اس سے آگے نہیں بڑھ سکتا۔ بہر حال ہمیں اپنے اعمال سے اور اپنے طریق سے ایسے کاموں سے احتراز کرنا چاہیئے۔ اور نوجوانوں میں ہمیشہ یہ روح پیدا کرنی چاہیئے کہ وہ پہلوں سے روحانیت میں بڑھنے کی کوشش کریں۔ نبی بنا نہ بننا الگ بات ہے لیکن کم از کم اس طرح دماغ تو اونچا رہتا ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ کوئی شخص اتنی ترقی نہ کر سکے کہ وہ پہلوں سے بڑھ جائے مگر اسے نیچا کرنے میں اس کی مدد ہم کیوں کریں؟"

(مشعلِ راہ صفحہ ۶۱۳، صفحہ ۶۱۴)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح اور اقتدار کے زمانہ میں وہ اخلاق دکھائے جو درجہ کمال کو پہنچے ہوئے تھے

حتّٰی کہ دشمنوں نے گواہی دی کہ جب تک کوئی خدا کی طرف سے نہ ہو یہ اخلاق ہرگز نہیں دکھا سکتا

"جب دوسرا زمانہ آیا یعنی فتح اور اقتدار اور ثروت کا زمانہ تو اس زمانہ میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اعلیٰ اخلاق عفو اور سخاوت اور شجاعت کے ایسے کمال کے ساتھ صادر ہوئے جو ایک گروہِ کثیر کفار کا انہیں اخلاق کو دیکھ کر ایمان لایا۔ دکھ دینے والوں کو بخشا اور شہر سے نکالنے والوں کو امن دیا۔ ان کے محتاجوں کو مال سے مالا مال کر دیا اور قابو پا کر اپنے بڑے بڑے دشمنوں کو بخش دیا چنانچہ بہت سے لوگوں نے آپ کے اخلاق کو دیکھ کر گواہی دی کہ جب تک کوئی خدا کی طرف سے اور حقیقۃً راستباز نہ ہو یہ اخلاق ہرگز دکھا نہیں سکتا یہی وجہ ہے کہ آپ کے دشمنوں کے پرانے کینے یک لخت دور ہو گئے۔ آپ کا بڑا بھاری خُلق جس کو آپ نے ثابت کر کے دکھلا دیا وہ خُلق تھا جو قرآن مجید میں ذکر فرمایا گیا ہے اور وہ یہ ہے قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ یعنی ان کو کہہ دے کہ میری عبادت اور میری قربانی اور میرا مرنا اور میرا جینا خدا کی راہ میں ہے یعنی اس کا جلال ظاہر کرنے کے لئے اور نیز اس کے بندوں کے آرام دینے کے لئے ہے تا میرے مرنے سے ان کو زندگی حاصل ہو۔۔۔۔ اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے واقعی ہمدردی اور محنت اٹھانے سے بنی نوع کی رہائی کے لئے جان کو وقف کر دیا تھا اور دعا کے ساتھ اور تبلیغ کے ساتھ اور ان کے جور و جفا اٹھانے کے ساتھ اور ہر ایک مناسب اور حکیمانہ طریق کے ساتھ اپنی جان اور اپنے آرام کو اس راہ میں فدا کر دیا تھا جیسا کہ اللہ جلّشانہٗ فرماتا ہے لَعَلَّکَ بَاخِعٌ نَّفْسَکَ اَلَّا یَکُوْنُوْا مُؤْمِنِیْنَ فَلَا تَذْھَبْ نَفْسُکَ عَلَیْھِمْ حَسَرَاتٍ۔"

(اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۸۸)

پبلشر: مسعود احمد ٭ پرنٹر: سید عبدالحی ٭ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقام اشاعت: دفتر الفضل ربوہ ... ۵۱

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ جمعہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ عطا ہونے والی قرآنی بصیرت کی رُو سے ہمیں اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات کی کامل معرفت حاصل ہے

خدا تعالیٰ کے ساتھ ہمارا اتنا گہرا اور مضبوط تعلّق پیدا کیا گیا ہے کہ ہم اُس کی ناراضگی مول لینے کا تصوّر ہی نہیں کر سکتے

اس لئے قومی اسمبلی کی قرارداد پر کسی احمدی کا ردّ عمل ایسا نہیں ہو سکتا جس میں ظلم اور فساد کا کوئی شائبہ پایا جاتا ہو

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۳ر تبوک ۱۳۵۳ھش (مطابق ۱۳ر ستمبر ۱۹۷۴ء) بمقام مسجد اقصیٰ۔ ربوہ

مرتبہ:- مکرم یوسف سلیم صاحب ایم اے انچارج شعبہ زود نویسی۔ ربوہ

تشہّد و تعوّذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

۷ر ستمبر ۱۹۷۴ء کو قومی اسمبلی نے مذہب کے متعلق ایک قرارداد پاس کی ہے۔ اس پر جماعت احمدیہ مجھ سے دو سوال دریافت کرتی ہے۔

اوّل یہ کہ جو قرارداد پاس ہو چکی ہے اس پر جماعت احمدیہ کے خلیفۃ المسیح الثالث کا تبصرہ کیا ہے یعنی جماعت احمدیہ کو یہ بتایا جائے کہ اس قرارداد کے معانی کیا ہیں۔

دوم یہ کہ اس قرارداد کے پاس ہونے کے بعد جماعت احمدیہ جس کا صحیح نام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے

"احمدیہ فرقہ کے مسلمان"

رکھا ہے۔ تو اب احمدیہ فرقہ کے مسلمانوں کا ردِّ عمل کیا ہونا چاہیئے۔ پس یہ ۲ دو سوال ہیں جو پوچھے جا رہے ہیں۔

جہاں تک پہلے سوال کا تعلق ہے یعنی جو قرارداد پاس ہوئی ہے اس پر جماعت احمدیہ کے خلیفۂ وقت کا تبصرہ کیا ہے؟ اس پر تنقید کیا ہے؟ کیا پاس ہوا ہے؟ اس کے متعلق جماعت کو بتایا جائے۔ اس میں اس لئے بھی اُلجھن پڑتی ہے کہ مختلف اخبارات مختلف باتیں لکھ دیتے ہیں اور بعض اخبار بعض باتیں چھوڑ دیتے ہیں۔ اس کے متعلق اس وقت تو مَیں اتنا ہی کہنا چاہتا ہوں کہ:

NO COMMENT

کوئی تبصرہ نہیں ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس پر تبصرے سے قبل بڑے غور اور تدبّر کی ضرورت ہے اور مشورے کی ضرورت ہے۔ پس مشورے اور تمام پہلوؤں پر غور کرنے کے بعد پھر مَیں جماعت احمدیہ کو بتاؤں گا کہ جو پاس ہوا ہے وہ اپنے اندر کتنے پہلو لئے ہوئے تھا۔ کیا بات صحیح ہے اور کیا بات صحیح نہیں ہے وغیرہ وغیرہ۔

بہرحال اس وقت اس پر کوئی تبصرہ نہیں ہے۔ اس کے لئے آپ کچھ دن اور انتظار کر لیں۔ کوئی جلدی بھی نہیں ہے۔ اصل تو یہ ہے کہ آپ کو حقیقت معلوم ہو جائے۔ اس لئے حقیقت کو اُبھرنے دیں۔ حقیقت کو UNFOLD (ان فولڈ) ہونے دیں۔ اس کو پتّیاں نکالنے دیں پھر اس کے اُوپر تبصرہ بھی آجائے گا۔

دوسرا سوال یہ ہے کہ جماعت احمدیہ کا ردِّ عمل کیا ہونا چاہیئے یا جماعت احمدیہ کا کیا ردِّ عمل ہے؟ کیونکہ ہر احمدی باوجود اس بات کے کہ وہ بڑا تربیت یافتہ ہے پھر بھی مرکز کی طرف دیکھتا ہے اور بہرحال مرکز سے ہدایت طلب کرتا ہے اور یہ جاننا چاہتا ہے کہ

ہمارا کیا ردِّ عمل ہونا چاہیئے؟

اس کا جواب لمبا ہے اور یہ ایک خطبہ میں ختم ہونے والا نہیں ہے۔ اس کے جواب میں دو پہلو مدِّنظر رکھنے پڑتے ہیں، اس بُنیادی حقیقت کی بناء پر جو ہماری زندگی کی حقیقت ہے اور جس کے بغیر ایک احمدی کی زندگی، زندگی ہی نہیں اور وہ بُنیادی حقیقت یہ ہے کہ ہمارا یہ دعویٰ ہے اور ہم پُورے وثوق کے ساتھ اور پورے عرفان کے ساتھ یہ اعلان کرتے ہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ پر پُورا اور کامل ایمان رکھتے ہیں۔ اُس اللہ پر جسے اُس کی ذات کے لحاظ سے اور اس کی صفات کے لحاظ سے قرآن عظیم نے دُنیا کے سامنے پیش کیا ہے، ہم اُس اللہ تعالیٰ پر ایمان لاتے ہیں۔ ہم اللہ تعالیٰ کی ذات اور صفات پر جیسا کہ قرآنِ کریم نے ہمیں بتایا ہے واقعہ میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عارفانہ ایمان رکھتے ہیں اور اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ

اللہ تعالیٰ کی ذات بے مثل اور بے مانند ہے

اس یونیورس، اس عالمین میں اس جیسا کوئی نہیں ہے ذات کے لحاظ سے اور وہ اس کا مثیل ہے صفات کے لحاظ سے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی ذات ہے جو اسلام نے قرآن عظیم کے ذریعہ ہمارے سامنے رکھی ہے۔ پھر قرآن کریم نے شروع سے لے کر آخر تک ہمیں یہ بتایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات وہ ہے جس کے اندر یہ صفت پائی جاتی ہے۔ یہ صفت پائی جاتی ہے اور یہ صفت پائی جاتی ہے، کبھی نام لے کر اور کبھی کام کا ذکر کر کے قرآن کریم نے شروع سے لے کر آخر تک ہمیں یہ بتایا ہے کہ قرآن کریم جب اللہ تعالیٰ کا نام لیتا ہے تو کس معنے میں لیتا ہے مثلاً سورہ فاتحہ کو لیں تو اس سورہ میں اللہ تعالیٰ کی ذات کی چار بنیادی صفات ہمارے سامنے رکھی گئی ہیں۔ سورہ فاتحہ ہمیں یہ بتاتی ہے کہ

تمام تعریفوں کا مرجع

اللہ ہے۔ فرمایا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ کہ اللہ وہ ہے جو رب العالمین ہے، اللہ وہ ہے جو رحمٰن ہے۔ اللہ وہ ہے جو رحیم ہے، اللہ وہ ہے جو مالک یوم الدین ہے۔ قرآن کریم نے اور پھر ان مطہر بزرگوں نے جن کا ذکر خود قرآن کریم نے ان الفاظ میں کیا ہے

اِنَّهٗ لَقُرْاٰنٌ كَرِيْمٌ فِيْ كِتٰبٍ مَّكْنُوْنٍ لَّا يَمَسُّهٗٓ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ ۝

(الواقعہ آیات ۷۸ تا ۸۰)

گویا خود قرآن کریم نے ایک گروہ کو مطہرین کا گروہ قرار دیا ہے۔ پس ایک تو خود قرآن عظیم نے الٰہی صفات بیان کیں دوسرے مطہرین کے گروہ نے اللہ تعالیٰ سے علم حاصل کر کے دنیا کے سامنے الٰہی صفات کو بیان کیا۔ ان کی تفصیل بتائی۔ ان پر روشنی ڈالی اور پھر اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جیسا کہ کہا گیا تھا

حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارات

کے نتیجہ میں آپؐ کے عشق میں فانی ہو کر خدا تعالیٰ کی ذات اور صفات کے ساتھ ایک زندہ تعلق قائم کیا۔ اللہ تعالیٰ کی ذات کو جس رنگ میں قرآن کریم نے بیان کیا ہے اور جس طرح حضرت مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے الٰہی صفات کی تشریح کی ہے، ہم اسی معنے میں اللہ کو مانتے ہیں، مثلاً ہم سبحان اللہ پر یقین رکھتے ہیں۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے اندر کوئی نقص ہے۔ کوئی کمزوری اور کوئی عیب پایا ہی نہیں جا سکتا۔ اس کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ یہ نہیں کہ کوئی نا سمجھ کھڑے ہو کر یہ کہہ دے کہ مثلاً نعوذ باللہ خدا چوری کر سکتا ہے مگر ہمارا سبحان اللہ کہنا اس کی تردید کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ کی ذات میں کوئی عیب یا نقص متصور ہی نہیں ہو سکتا۔ میں اس اللہ کی بات کر رہا ہوں جس کو اسلام نے پیش کیا ہے بعض مذاہب بگڑ گئے۔ انہوں نے ایک (انسانی) وجود کو خداوند بھی کہا اور اُسے پھانسی پر بھی لٹکا دیا۔

یہ مذہب کی بگڑی ہوئی شکلیں

ہیں مثلاً ایک وجود کو لوگوں نے خداوند بھی کہا اور یہ بھی تصور کر لیا کہ وہ خدا ہونے کے باوجود رحم مادر کی تنگ کوٹھڑی میں نو مہینے تک قید بھی رہا۔ یہ تو بگڑے ہوئے مذہب کی حالتیں ہیں مگر ہمارا اسلام تو بگڑا ہوا مذہب نہیں ہے اس کی تو چمکتی ہوئی لشکار ہر زمانے میں ظاہر ہوتی رہی ہے اُس کی ذات کے متعلق بھی اور صفات کے متعلق بھی، امت محمدیہ میں ایسے کروڑوں بزرگ پیدا ہوئے جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی ذات اور صفات کا عرفان حاصل کیا اور خدا تعالیٰ سے زندہ تعلق کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ نے اپنی ذات و صفات کی کیفیت اور ماہیت انہیں بتائی۔ (جہاں تک انسان کو اس کی ضرورت تھی)

پس جب یہ ہمارا دعویٰ ہے اور اگر ہمارا یہ دعویٰ ہے اور یقیناً یہی ہمارا دعویٰ ہے کہ حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لا کر ہم نے اللہ تعالیٰ کو اس کی ذات اور صفات کے ساتھ پہچانا ہے تو پھر آپ کو سمجھانے کے لئے دلیل میں نے پہلے دے دی ہے، اگر یہ درست ہے اور یقیناً یہ درست ہے اور اگر اس کے نتیجہ میں ایک احمدی کے دل میں اپنے رب کریم کے لئے ایک محبت کی کیفیت پیدا ہوتی ہے جس کے معنے ہیں کہ وہ ہر وقت ڈرتا رہتا ہے کہ میرا محبوب خدا مجھ سے کہیں ناراض نہ ہو جائے۔ یہ

خشیت کا مقام

ہے اور وہ ہر وقت اس امید میں رہتا ہے کہ میرا پیارا خدا میری طرف محبت کی نگاہ سے دیکھے گا۔ گویا یہ محبت کے دو پہلو ہیں اور یہ ہر دو پہلو ہر مخلص احمدی کے دل میں پہلو بہ پہلو کھڑے ہوتے ہیں تو پھر یہ دلیل یا ایک احمدی کی زندگی کی جو حقیقت ہے وہ ہمیں بتاتی ہے کہ ان حالات میں اصولی طور پر ہمارا ردعمل کیا ہونا چاہیئے اور کیا نہیں ہونا چاہیئے۔ جو نہیں ہونا چاہیئے اس کے متعلق میں آج صرف دو باتوں کو لوں گا۔

قرآن کریم احکام کی کتاب ہے

یہ اسلامی شریعت اور ہدایت ہے اس میں بیان ہونے والے احکام کو ہماری اصطلاح میں دو حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے ایک اوامر ہیں اور دوسرے نواہی ہیں۔ کچھ کرنے کی باتیں ہیں اور کچھ سے بچنے کی ہدایت کی گئی ہے گویا کچھ باتیں ایسی ہیں جو کرنی چاہئیں اور کچھ ایسی ہیں جن سے بچنا چاہیئے۔

پس جہاں تک نواہی کا تعلق ہے قرآن کریم نے ہمیں کئی جگہ بتایا ہے کہ اگر ایسا کرو گے تو اللہ تعالیٰ تم سے ناراض ہو جائے گا۔ یوں کرو گے تو اللہ تعالیٰ کی محبت کو نہیں پا سکو گے۔ اس قسم کا فعل صادر ہوا تو تم پر خدا تعالیٰ کا غضب نازل ہوگا۔ یہ کام کیا تو

خدا تعالیٰ سے دوری

پیدا ہو جائے گی۔ وغیرہ وغیرہ

غرض بہت سی باتیں نواہی میں شامل کر کے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بیان کر دیں۔ ان باتوں میں سے دو کو میں اس وقت لوں گا۔

ایک تو یہ کہ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے:

وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ ۝

آل عمران آیت: ۵۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کہ خدا تعالیٰ ظالموں سے پیار نہیں کرتا۔ اگر یہ سچ ہے اور اس میں کوئی شبہ ہی نہیں کہ یہ سچ ہے۔ کیونکہ قرآن کریم نے یہ اعلان کیا ہے کہ ظلم کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ انسان سے ناراض ہو جاتا ہے تو پھر کسی احمدی کا کسی واقعہ کا ردّعمل ظالمانہ ہو ہی نہیں سکتا۔ اس لئے کہ یہ دُنیا اور اس کے جو حوادث ہیں یا اس کے جو زوال پذیر واقعات ہیں ان کی طرف تو ہم توجہ ہی نہیں دیتے ہماری نگاہ تو صرف ایک ہی مرکزی نقطے پر مرکوز رہتی ہے۔ اور وہ ہے

اللہ تعالیٰ کی ذات جلّشانہٗ

ہمارے دل میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس پاک ذات کے ساتھ تعلق پیدا کیا جسے قرآن کریم نے اللہ کہا ہے اور جسے ہم نے پہچانا اور اس کا عرفان حاصل کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایک ایسا عشق پیدا کیا ہے کہ جس کی مثال اسلام سے باہر مل ہی نہیں سکتی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس تعلق کی مضبوطی کا ایک جگہ بڑی سادگی اور آرام کے ساتھ اس طرح بھی اظہار کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنا آسان ہے۔ اس میں کیا مشکل ہے کہ خدا تعالیٰ کی محبت مِل جائے کوئی مشکل ہی نہیں ہے وہ جان مانگتا ہے جان دے دو،

پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خدا تعالیٰ کے ساتھ اتنا گہرا اور مضبوط رشتہ قائم کیا ہے کہ ہم

خدا تعالیٰ کی ناراضگی کا تصوّر

بھی نہیں کر سکتے۔ اس لئے جس چیز کو خدا تعالیٰ پسند نہیں کرتا اور جس حقیقت کا عام اعلان قرآن کریم نہیں کرتا، وہ ہمارا ردّعمل نہیں ہو سکتا۔ اگر کوئی شخص احمدی کہلاتا ہو اور اس کا ایسا ردّعمل ہو جو ظلم کی تعریف کے اندر آتا ہو اور جس کے نتیجہ میں اس شخص پر انفرادی طور پر اللہ تعالیٰ کا غصہ ظاہر ہو۔ اور وہ خدا کی محبت سے دُور ہو تو وہ احمدی نہیں ہے، چاہے وہ اپنے آپ کو احمدی کہتا ہو۔ اس لئے کسی احمدی کا کوئی ردّعمل خواہ دنیا کے حالات کیسے ہی کیوں نہ رونما ہوں ایسا ہو ہی نہیں سکتا جس پر ظلم کی مہر لگی ہو۔ پس ۷؍ ستمبر کو ہماری قومی اسمبلی نے جو قرارداد پاس کی ہے اس کا ردّعمل ایک سچے اور حقیقی احمدی کا ایسا ہو ہی نہیں سکتا کہ جس سے کسی پر ظلم وارد ہو۔

ظلم کے ایک معنے تو یہ ہیں کہ وَضْعُ الشَّیْءِ فِیْ غَیْرِ مَحَلِّهٖ کسی چیز کا غیر محل میں رکھ دینا۔ یعنی مناسب حال کام نہ کرنا بھی ظلم میں شامل ہے

ظلم کے معنی

مفردات امام راغبؒ کی رو سے حق تلفی کرنا ہوتے ہیں گویا ظلم کے معنی میں حقوق کو تلف کر دینا اور حق کے معاملہ میں تجاوز کی راہ کو اختیار کرنا شامل ہے۔ امام راغبؒ نے مزید لکھا ہے کہ جب ظلم کا لفظ گناہ کے معنوں میں استعمال کیا جائے تو اس معنی کے لحاظ سے وہ گناہ کبیرہ پر بھی استعمال ہوتا ہے اور گناہ صغیرہ پر بھی استعمال ہوتا ہے یعنی حق سے چھوٹے سے چھوٹا تجاوز بھی ظلم ہے۔ اور بڑے سے بڑا تجاوز بھی ظلم ہے۔ اس میں چھوٹے بڑے کا کوئی فرق نہیں ہے۔ پھر انہوں نے لکھا ہے کہ

ظلم کی تین قسمیں

کی گئی ہیں۔ بَیْنَ الْاِنْسَانِ وَ بَیْنَ اللّٰهِ۔ انسان کے جو تعلقات اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہیں، اُن میں ظلم ہو جاتا ہے یعنی اللہ تعالیٰ کے جو حقوق ہیں، انسان ظالم بن کر انہیں ادا نہیں کرتا۔ (پس) اس ظلم کی ایک بھیانک توجیہہ یہ ہے کہ انسان پر اللہ تعالیٰ کے جو حقوق ہیں، وہ ادا نہیں کئے جاتے۔ وہ حقوق اس معنی میں نہیں کہ اللہ تعالیٰ کو کسی انسان کی ضرورت ہے۔ وہ تو خالق اور مالک ہے اس نے دُنیا کی ہر چیز کو پیدا کیا ہے وہ صمد اور غنی ہے اُسے کسی چیز کی احتیاج نہیں ہے۔ وہ ہر چیز کو پیدا کرنے والا ہے۔ ہر چیز اس کی ملکیت ہے۔ ہر چیز اس کے قبضہ قدرت میں ہے لیکن اس کو کسی چیز کی ضرورت نہیں ہے جب خدا تعالیٰ کی یہ دو تین صفتیں ہمارے سامنے آتی ہیں تو خدا تعالیٰ کی (ان) صفات کی یہ شکل بنتی ہے کہ اس نے ہر چیز کو پیدا بھی کیا۔ وہ ہر چیز کا مالک بھی ہے لیکن وہ صمد اور غنی بھی ہے اس لئے اسے کسی چیز کی حاجت نہیں۔ اس نے اپنی حکمتِ کاملہ سے جو کیا وہ کیا۔ مگر اسے کسی چیز کی احتیاج اور ضرورت نہیں تھی، اُسے ضرورت نہ تھی کہ انسان اس کی حمد کرتے۔ اس کی تسبیح کرتے۔ اس کے شکر گزار بندے بنتے اس کی صفات کا رنگ اپنے اوپر چڑھاتے یعنی مظہر صفاتِ الٰہیہ بنتے اور تَخَلَّقُوْا بِاَخْلَاقِ اللّٰهِ کا نظارہ دکھاتے۔ غرض خدا تعالیٰ کو دُنیا کی کسی چیز کی احتیاج نہیں ہے احتیاج تو نہیں ہے لیکن

حقوق اللہ کی ادائیگی

کا ایک محاورہ ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ انسان پر اللہ تعالیٰ کے حقوق کی ادائیگی کا حق ہے۔ انسان پر اللہ تعالیٰ کا یہ حق ہے کہ وہ اس کی تسبیح کرے التحمید کرے شرک نہ کرے اور فسق و فجور میں مبتلا نہ ہو۔ اس کا کہنا ماننے اس کے حکم کو توڑنے والا نہ ہو۔ خدا تعالیٰ جو کہتا ہے یعنی جو اوامر ہیں ان کے مطابق کام کیا جائے، اور جو کہتا ہے نہ کرو یعنی نواہی ہیں ان کے مطابق قطع تعلق کر لو، تو پھر خدا تمہیں مل جائے گا۔ گویا ظلم کے ایک معنے حقوق اللہ کو ادا نہ کرنے کے ہیں۔ پس وہ حق جو خدا کا بندہ پر ہے اس میں تجاوز نہ ہو۔ اس کو تلف نہ کیا جائے۔

ii۔ بَیْنَ الْاِنْسَانِ وَ بَیْنَ النَّاسِ کہ وہ حقوق جو ایک شخص پر "النّاس" یعنی عوام کے ہیں۔ انسان ان حقوق کو تلف نہ کرے۔ اگر تلف کرے گا تو ظالم بن جائے گا۔

iii۔ بَیْنَ الْاِنْسَانِ وَ بَیْنَ نَفْسِهٖ کہ انسان پر اس کے نفس کے بھی کچھ حقوق ہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بھی لوگوں کو فرمایا ہے کہ تم اپنے نفس کے حقوق کی ادائیگی کی طرف بھی توجہ کیا کرو۔ مثلاً

نفس کا سب سے بڑا حق

تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو جس قدر روحانی قوتیں اور استعدادیں دی ہیں ان کو صحیح اور کامل نشو ونما دے کر وہ اپنے دائرہ کے اندر خدا تعالیٰ سے قریب تر ہو جائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہ نفس کا ایک حق ہے۔ اس حق کی ادائیگی کے لئے پھر دنیا کے حقوق ہیں مثلاً انسان مال کر انتا بھوکا نہ رہے کہ کمزوری پیدا ہو جائے اور وہ نفس کے روحانی حقوق نہ ادا کر سکے۔ یا اس کا ایک دوسرا رُخ بھی ہے کہ دوسرے انسانوں کا یہ حق ان کو ملتا رہے کہ وہ بھوک، پیاس یا بیماری جس کا علاج نہ ہو ان تکالیف کو دُور کرنے کے نتیجہ میں جو روحانی رفعتیں وہ حاصل کر سکتے تھے عبادات زیادہ غور اور توجہ اور انہماک کے ساتھ اور زیادہ وقت دے کر اور روحانی طور پہ زیادہ سختیاں برداشت کر کے اس میں کمی واقع ہو جائے اور وہ اپنے دائرہ استعداد میں اُن روحانی رفعتوں کو حاصل نہ کر سکے جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے اس کو پیدا کیا ہے۔ یہ پہلو بھی نفس کے حقوق کے اندر آجاتا ہے اور یہ نفس کے حقوق کے اندر اس لئے آجاتا ہے کہ بَیْنَ الْاِنْسَانِ وَ بَیْنَ النَّاسِ کی رُو سے عوام کے حقوق جو ایک شخص واحد پہ ہیں، اس میں بھی آتا ہے اور وہ الناس کے نقطہ نگاہ سے ہے۔ اور بَیْنَ الْاِنْسَانِ وَ بَیْنَ نَفْسِہٖ میں اس کے اپنے نقطۂ نگاہ سے کیونکہ وہ شخص جو اپنی شخصیت کو روحانی طور پہ نشوونما دینے کی کوشش کر رہا ہے اگر وہ اس بات کا خیال نہیں رکھتا کہ اُس کا جو ماحول ہے اس میں اس کے حقوق مل رہے ہیں۔ اگر نہیں تو نشوونما کے اندر کمزوری پیدا ہو جاتی ہے۔ پس ہر انسان اپنی نشوونما کی خاطر غیر کی نشوونما میں

تَعَاوَنُوْا عَلَی الْبِرِّ وَالتَّقْوٰی

کے حکم کے مطابق کوشش کرتا ہے۔

پس ظلم کے یہ تین معنے کئے گئے ہیں۔ اس لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

"وَاللّٰہُ لَا یُحِبُّ الظّٰلِمِیْنَ"

ظلم کے کسی معنی میں بھی خدا تعالیٰ ظالم سے پیار نہیں کرتا۔ اس لئے جماعت احمدیہ اور جماعت احمدیہ کے افراد کا کوئی ردّ عمل ۷ ستمبر کی قرارداد پر ایسا نہیں ہوگا کہ

اللہ تعالیٰ کی درگاہ میں

وہ ظالم ٹھہر جائیں۔ انشاء اللہ ایسا نہیں ہوگا ان کا ردّ عمل ایسا ہوگا کہ خدا تعالیٰ انہیں یہ کہے گا کہ میرے پیارو! میرے اور قریب آجاؤ کہ جب تمہیں دُکھ دیا گیا تو تم نے میرے حقوق نہیں بھولے۔ بلکہ میرے پیار اور رضا کو حاصل کرنے کے لئے اور زیادہ کوشش کی۔

دوسری چیز جس کے نتیجہ میں انسان خدا تعالیٰ کے پیار اور محبت سے محروم ہو جاتا ہے، وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سورہ بقرہ کی آیت ۲۰۷ میں فرمایا ہے:۔

"وَاللّٰہُ لَا یُحِبُّ الْفَسَادَ"

کہ اللہ تعالیٰ فساد کو پسند نہیں کرتا۔

فساد کے معنے ہیں:۔

"خُرُوْجُ الشَّیْءِ عَنِ الْاِعْتِدَالِ"

جس کا مطلب یہ ہے کہ جو بیچ کا راستہ ہے یا خدا تعالیٰ نے انسان کے لئے صراط مستقیم یعنی سیدھی راہ بنائی ہے اس سے بھٹک کر انسان اگر دائیں چلا جائے تب بھی اور بائیں چلا جائے تب بھی خدا تعالیٰ کے پیار سے محروم ہو جاتا ہے۔ فساد کے مقابلہ میں صلاح کا لفظ آتا ہے۔ کیونکہ فساد منفی معنوں پہ دلالت کرتا ہے۔ اس لئے گویا صلاح کا نہ ہونا

صلاح کا فقدان فساد کہلاتا ہے

اور صلاح کے معنے فساد کے معنوں پہ روشنی ڈالتے ہیں اور صلاح کے معنے (جب یہ لفظ صالح اسم فاعل کے طور پر استعمال ہوتا ہے) تو اس وقت اس سے یہ مراد ہوتی ہے کہ

"اَلْقَائِمُ بِمَا عَلَیْہِ مِنَ الْحُقُوْقِ وَالْوَاجِبَاتِ"

کہ ہر وہ انسان جس پہ اللہ تعالیٰ نے جو حقوق اور واجبات مقرر کئے ہیں اور یا اس کی صلاحیت میں رکھے ہیں وہ ان سے منحرف نہ ہو بلکہ مضبوطی کے ساتھ وہ اپنے اس مقام پہ کھڑا ہو جو مقام کہ اللہ تعالیٰ نے اُسے عطا کیا ہے۔ چنانچہ دُنیا میں جتنا فتنہ و فساد، لڑائیاں جھگڑے اور ظلم ہوتے ہیں در اصل اُن کی جڑ یہ فساد ہی ہوتا ہے۔ انسان کسی (دوسرے) کا

حق دینے سے گریز کرتا ہے

اور اپنا حق لینے کے لئے دوسرے کا سر پھوڑنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے

پس ہر ایک انسان کا جو حق ہے وہ اُسے ملنا چاہیئے خواہ وہ کوئی ہو" ہمارا شدید ترین مخالف بھی ہے تب بھی ہر احمدی یہ کہتا ہے کہ اس کے جو حقوق خدا تعالیٰ نے اور ہمارے دستور نے اور قانون نے بتائے ہیں وہ اُنکو ملنے چاہئیں۔ کسی احمدی یا کسی جماعت احمدیہ یا مرکز احمدیت کا یہ مطالبہ نہ کبھی ہوا۔ نہ کبھی ہمارے دماغوں میں آیا بلکہ ہم تو ہمیشہ اپنے بھائیوں اور دوستوں کو جو احمدی نہیں اور جن پہ انتظامی ذمہ داریاں ہیں اُن سے باتیں کرتے ہوئے انہیں سمجھایا کرتے ہیں کہ دیکھو ہر آدمی کا جو بھی حق ہے وہ اُسے ملنا چاہیئے۔ قطع نظر اس کے کہ وہ احمدیت کی مخالفت کرتا ہے یا احمدی ہے یا احمدیت کے متعلق نہ مخالفانہ رائے رکھتا ہے اور نہ اُسے قبول کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے انسان کے جو حقوق قائم کئے ہیں وہ اُسے ملنے چاہئیں ورنہ تو ساری دنیا میں فساد پیدا ہو جائے گا۔ پس لڑائی جھگڑے جنہیں ہم

عام معنوں میں فساد

کہتے ہیں اُن کی جڑ ہی یہ ہے کہ انسانوں کے ایک گروہ کو اُن کے حقوق نہیں ملتے اور وہ بے چین ہو جاتے ہیں۔ اُن کو اتنا غصہ چڑھتا ہے کہ وہ اپنے حقوق حاصل کرنے کے لئے دوسروں کے حقوق مارنے شروع کر دیتے ہیں اور اس طرح غلط قسم کا چکر چل پڑتا ہے۔ پس ایک احمدی چونکہ اپنے دل میں خشیت اللہ رکھتا ہے اور چونکہ وہ یہ سمجھتا ہے کہ اُسے کوئی ایسا کام نہیں کرنا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہو جائے اس لئے وہ کہتا ہے کہ مجھے کوئی کام ایسا نہیں کرنا چاہیئے جو فساد کا موجب ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔

"وَاللّٰہُ لَا یُحِبُّ الْفَسَادَ"

اللہ تعالیٰ فساد سے پیار نہیں کرتا۔ اگر اللہ تعالیٰ فساد سے پیار نہیں کرتا تو فسادی سے پیار کیسے کرے گا ــــــ پس

ایک احمدی کا ردّ عمل

۷ ستمبر کی قرارداد پہ ایسا نہیں ہوگا کہ اس میں دُنیا ظلم کا شائبہ دیکھے اور نہ ایسا ہوگا کہ اس کے نتیجہ میں فساد پیدا ہو اور لوگوں کی حقوق تلفی ہو یا اُن کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حقوق تلف ہونے کے حالات پیدا ہو جائیں کیونکہ بعض دفعہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ بعض جگہ فساد کے نتیجہ میں وہ لوگ بھی متاثر ہوتے ہیں جو فسادی نہیں ہوتے اور نہ وہ کسی کے حقوق تلف کر رہے ہوتے ہیں مگر وہ بھی فساد کی زد میں آجاتے ہیں۔ مثلاً دو ہمسائے لڑ پڑتے ہیں تو اُن میں سے ایک یقیناً حق پر نہیں ہوتا۔ یا بعض دفعہ جب دو آدمی لڑ پڑتے ہیں تو تین شکلوں میں سے ایک شکل ضرور ہوتی ہے یا دونوں حق پر نہیں ہوتے۔ ہر دو

اپنے حقوق سے زیادہ کا مطالبہ

کر رہے ہوتے ہیں یا اُن میں سے ایک حق پر ہوتا ہے۔ مثلاً زید حق پر ہوتا ہے اور بکر حق پر نہیں ہوتا۔ یا بکر حق پر ہوتا ہے اور زید حق پر نہیں ہوتا۔ اب بکر اور زید کی لڑائی میں اُن کے ہمسائے جو دو گھر پرے ہٹ کر ہوتے ہیں اور اُن کی لڑائی میں شامل نہیں ہوتے وہ بھی متاثر ہوتے ہیں اور وہ اس طرح کہ لڑائی کرنے والوں میں سے غصہ میں اگر کوئی ایک آدمی بجلی کا پول اُڑا دیتا ہے۔ جس سے ساری گلی میں اندھیرا ہو جاتا ہے۔ کئی گھروں کے معصوم بچے امتحان کی تیاری کر رہے ہوتے ہیں اُن کا وقت ضائع ہونے کی وجہ سے اُن پر ظلم ہو رہا ہوتا ہے حالانکہ وہ فساد میں شامل ہی نہ تھے اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ایک دوسری جگہ

ایک بڑی پیاری اور حسین آیت

کے ایک ٹکڑے میں فرمایا ہے کہ ایسے گناہ کرنے سے بچا کرو کہ جب اُن پر گرفت کی جاتی ہے تو وہ لوگ بھی سزا اور عذاب کی لپیٹ میں آجاتے ہیں۔ جن کا کوئی گناہ نہیں ہوتا۔ یہ ایک حقیقتِ زندگی ہے۔ اس سے اللہ تعالیٰ پر اعتراض نہیں ہوتا البتہ اس سے انسان پر اعتراض وارد ہوتا ہے کہ اس نے اپنے ماحول کو پرسکون اور صالحانہ کیوں نہیں رکھا۔ بہر حال یہ ایک لمبی تفصیل ہے۔ میں اس وقت مختصراً دو منفی پہلوؤں پر روشنی ڈال رہا ہوں

جیسا کہ میں نے ابھی ذکر کیا ہے کہ جماعت احمدیہ مجھ سے ایک سوال یہ کر رہی ہے کہ مذکورہ قرارداد پر تبصرہ کیا جائے۔ اس کا جواب میں دے چکا ہوں کہ میرے تبصرہ کو سننے کے لئے کچھ دیر انتظار کرو۔ میں غور کر رہا ہوں میں دعائیں کر رہا ہوں۔ میں مشورے لے رہا ہوں۔ اس کے بہت سے پہلو ہیں۔ اگر خدا نے چاہا تو اسی کی توفیق سے اگلے جمعہ کے خطبہ میں یا جب خدا چاہے گا۔ انشاء اللہ تبصرہ ہوگا۔ دوسرا سوال یہ ہے کہ

ہمارا ردِّ عمل کیا ہونا چاہیئے

میں دوستوں سے کہتا ہوں کہ تمہارا ردِ عمل یہ ہونا چاہیئے کہ نہ تم ظالم بنو خدا کی نگاہ میں اور نہ تم مفسد بنو خدا کی نگاہ میں اسلئے جماعت احمدیہ کا کوئی ردِ عمل ایسا ہو ہی نہیں سکتا کہ جس میں سے ظلم کی بُو آتی ہو یا اس کے اندر فساد کی سٹرانڈ پائی جاتی ہو ہمارا ردِ عمل بالکل ایسا نہیں ہوگا اور بھی باتیں ہیں لیکن آج کے لئے یہی دو کافی ہیں۔ یہ میرا کام ہے کہ اسے آہستہ آہستہ واضح کرتا چلا جاؤں۔ ردِ عمل کے منفی پہلو پر بھی شاید مجھے کچھ اور کہنا پڑے گا۔ پھر اسکے مثبت پہلو بھی بتاؤنگا اور اپنے وقت پر انشاء اللہ تبصرہ بھی کروں گا۔ مجھے خوشی ہے کہ آج بہت سارے دوست باہر سے بھی آئے ہوئے ہیں اُن کو ایک حصہ مل گیا ہے۔ باقی حصوں کے متعلق سننے کے لئے بھی وہ ہر جمعہ کو آیا جایا کریں اور احباب دعائیں بھی کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے مجھے صحت سے رکھے اور مجھے توفیق دے کہ میں اپنی ذمہ داریوں کو نباہ سکوں۔

جیسا کہ

حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا اُسوۂ حسنہ

تھا، آپ کا وجود امت محمدیہ کے وجود سے علیحدہ نہیں تھا۔ اسلئے آپ کے نائبوں کے جو نائب ہیں اُن کے متابع کا وجود اور خلیفۂ وقت کا وجود علیحدہ علیحدہ نہیں ہیں بلکہ ایک ہی وجود کے دو نام ہیں۔ پس جو میں سمجھا اور جو خدا نے مجھے بتایا اس کا آگے سارے جسم پر اثر ہونا چاہیئے۔ حتیٰ کہ اس کا اثر انگلیوں کے ناخنوں اور پاؤں کی انگلیوں تک سرایت کرنا چاہیئے یہ ایک حقیقت ہے اس کا سمجھنا ضروری ہے ورنہ اس کے بغیر ایسا نہ ہو کہ ہماری انگلی کسی اور طرف منہ کر کے چل رہی ہو اور ہمارا دماغ خدا کی طرف نگاہ رکھے اللہ تعالیٰ کی حمد میں مشغول ہو۔ اس طرح کرنے پر نقصان پیدا ہو جاتے ہیں۔ ہماری انگلی اتنی بیمار سمجھی جائے کہ اُسے کاٹنا پڑ جائے انشاء اللہ یہ نہیں ہوگا۔

باقی جہاں تک کسی کے

مسلم یا غیر مسلم ہونے کا سوال

ہے یہ تو میں شروع سے کہہ رہا ہوں اس قرارداد سے بھی بہت پہلے سے کہتا چلا آیا ہوں کہ جس شخص نے اپنا اسلام لاہور کی مال روڈ کی دکان سے خریدا ہوا ہو وہ تو ضائع ہو جائے گا۔ لیکن میں اور تم جنہیں خدا خود اپنے منہ سے کہتا ہے کہ تم (مومن) مسلمان ہو تو پھر ہمیں کیا فکر ہے دنیا جو مرضی کہتی رہے ہمیں فکر ہی کوئی نہیں۔ باقی تبصرے بعد میں ہوتے رہیں گے۔

---

۲۹ رمضان المبارک کی دعائیہ فہرست

اپنا نام لکھوائیے

امراء و صدر صاحبان۔ سیکرٹریان مال وقف جدید و مخلص معاونین حضرات اپنی چندہ وقف جدید کی رقوم۔ اقساط ۲۷ رمضان المبارک تک ادا فرما کر اپنا نام ۲۹ رمضان المبارک کی دعائیہ فہرست میں لکھوائیں جو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں دعا کی درخواست کے ساتھ پیش کی جائیں گی

لہٰذا احباب مومنانہ روح مسابقت کے ساتھ اپنے خصوصی عطایا سے وقف جدید کی مالی اعانت فرمائیں جس کی موجودہ صورت حالات میں وقف جدید کو سخت ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ اُن کی ان قربانیوں کو شرف قبولیت بخش کر انہیں اپنے دینی و دنیوی فضلوں سے نوازے (ناظم مال وقف جدید ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حبوب اٹھرا اٹھرا کے علاج کیلئے کورس ۲۴ روپے — دوائی فضل الٰہی اولاد نرینہ کے لئے کورس ۲۵ روپے — زدجام عشق جسم کی جنرل ٹانک کورس ۳۵ روپے — دواخانہ خدمت خلق ربوہ

میرے پاس کپڑا نہ تھا تو نے مجھے پہنایا

حدیث شریف میں آتا ہے قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے مختلف رنگ میں سوال فرمائے گا۔ کسی سے یہ سوال کرے گا میں بھوکا تھا تُو نے مجھے کھانا نہ کھلایا۔ کسی سے دریافت فرمائے گا میں پیاسا تھا تُو نے مجھے پانی نہ پلایا۔ کسی سے اس امر کے متعلق پوچھے گا میرے پاس کپڑا نہ تھا تُو نے مجھے کپڑا نہ پہنایا۔ اس پر ہر شخص متعجب ہوکر جواب دے گا۔ اے باری تعالیٰ! تُو بھلا کس چیز کا محتاج ہوسکتا تھا تُو تو تمام خزانوں کا خود مالک ہے۔ اس پر اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ دیکھ میرا فلاں بندہ بھوکا تھا اگر تُو اسے کھانا کھلاتا تو مجھے وہاں ضرور پاتا۔ میرا فلاں بندہ پیاسا تھا اگر تُو اسے پانی پلاتا تو مجھے وہاں ضرور دیکھتا۔ میرے فلاں بندہ کے پاس کپڑا نہ تھا اگر تُو اسے کپڑا پہناتا تو اس کے پاس مجھے ضرور پاتا۔

مذکورہ بالا حدیث سے پتہ چلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو اپنی غریب اور محتاج مخلوق سے کس قدر محبت اور ہمدردی ہے کہ قیامت کے روز اس بارہ میں خاص سوال فرمائیگا خاکسار جماعت کے تمام ذی ثروت احباب سے اپیل کرتا ہے کہ ان پر جتنی جتنی زکوٰۃ واجب آتی ہے مرکز میں جلد ارسال فرماویں اور اللہ تعالیٰ کی غریب مخلوق سے عملی ہمدردی کرکے اس کی دعائیں حاصل کریں۔

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ متوجہ ہوں

ہمارا سال ختم ہونے میں چند دن باقی ہیں۔ ابھی تک بہت سی مجالس بقایادار ہیں۔ قائدین مجالس کو اس ماہ کے اندر اندر اپنے تمام بقایاجات ادا کر دینے چاہئیں۔

ہر قائد کو اپنی مجلس کا بجٹ سو فیصد پورا کرنا ضروری ہے۔

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ہُوَالشَّافِی

(۳)

پرانی اور "لاعلاج" امراض کی کیوریز (CURES) کے نتائج

مکرم جناب ڈاکٹر سید سعید احمد صاحب منڈی واربرٹن ضلع شیخوپورہ نے لکھا "خاکسار اپنی پریکٹس میں بواسیر کے مریضوں کو پائلز کیور (PILES CURE) استعمال کرائی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے تمام مریضوں کو مکمل آرام ہے"۔ بیماری کا نام لکھ کر متعلقہ کیور لٹریچر مفت طلب کریں۔ مثلاً ماسخورہ کے لئے پائیوریا کیور دانتوں کے گھن کے لئے کیریز کیور وغیرہ

فی کیور مکمل کورس -/۱۰ روپے

کیور ٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ۔ لاہور۔ کراچی

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار ربوہ

فون ۶۰۷/۶۰۶

ہُوَالشَّافِی

(۴)

پرانی اور "لاعلاج" امراض کی کیوریز (CURES) کے نتائج

مکرم جناب میجر نذیر احمد صاحب دارالصدر ربوہ نے لکھا "میں نے بواسیر کی دوائی پائلز کیور (PILES CURE) استعمال کی جس سے مجھے بالکل فائدہ ہوگیا۔ اب میں اپنے آپ کو بالکل تندرست پاتا ہوں"۔ بیماری کا نام لکھ کر متعلقہ کیور لٹریچر مفت طلب کریں۔ مثلاً بانجھ پن کیلئے سٹرلیٹی کیور۔ پاگل پن کے لئے مینیا کیور وغیرہ۔ فی کیور مکمل کورس -/۱۰ روپے

کیور ٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ۔ لاہور۔ کراچی

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار ربوہ فون ۶۰۷/۶۰۶

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔ (مینیجر الفضل)

سرزمین قادیان کا اوّلین دواخانہ

جسے حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ نے اپنے مبارک ہاتھوں قائم فرمایا

سنہ ۱۹۱۱ء سے آپکی جملہ طبّی ضروریات بہ احسن پوری کر رہا ہے۔

دوائی خاص زنانہ امراض کا واحد علاج دس روپے	پیچیدہ سے پیچیدہ زنانہ اندرونی امراض کا بھی علاج کیا جاتا ہے۔ زنانہ معائنہ کا معقول انتظام ہے	**زدجام عشق** طاقت کی لاثانی دوا ساٹھ گولی پچیس ۲۵ روپے
حبّ مفید النساء عورتوں کی جملہ بیماریوں کی دوا ایک ماہ کی خوراک پانچ روپے	قدیمی ٭ اوّلین ٭ شہرۂ آفاق **حبّ اٹھرا رجسٹرڈ** مکمل کورس بیس ۲۰ روپے	**اولادِ نرینہ** مجرب دوا فی کورس پچیس ۲۵ روپے
حبّ مسان سوکھے کی مجرب دوا فی شیشی پانچ روپے	**ہمارا اصول** ٭ صاف ستھرے اجزاء ٭ دیانتدارانہ دواسازی ٭ عمدہ پیکنگ ٭ غریبانہ قیمت ٭ مخلصانہ مشورہ — اور — اسی اصول کے تحت سنہ ۱۹۱۱ء سے آپکی خدمت کرتے چلے آرہے ہیں	**تریاقِ خاص** نوجوانوں کی صحت کا نگہبان دس روپے
شہزین خرابی جگر، کمزوری جسم اور اٹھرا کی دوا۔ دس روپے		**معین الصحت** تلی، تبھس، خرابی جگر اور یرقان کا علاج سو دن کی خوراک دس روپے
تسہیل ولادت پیدائش کی گھڑیوں کو آسان کرنے کی دوا۔ تین روپے	**مقوّی دماغ گولیاں** ذہنی کام کرنیوالوں کی بہترین معاون فی شیشی دس روپے	**مقوّی دانت منجن** دانتوں کی عمر اور صحت بڑھانے کے لئے۔ فی شیشی ایک روپیہ

حکیم نظام جان اینڈ سنز چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ

بالمقابل ایوانِ محمود ربوہ فون ۲۳۸ ٭ ٹنڈ و محمد خان

حبّ اکسیر البدن

دماغی، اعصابی اور جسمانی کمزوری کو دُور کرتی ہیں۔ جوڑوں کے درد اور کثرت پیشاب میں مفید ہیں۔ معدہ کو طاقت دے کر بھوک بڑھاتی ہیں۔

قیمت :- دس روپے۔

المنار دواخانہ ربوہ

پیور ال ف ل ف ا ٹانک

غذا جزو بدن بناتا اور جسم پر گوشت پوست پیدا کرتا ہے۔ قیمت -/۴ روپے ڈاک سے -/۵.۵۰ روپے

شاہ ہومیوپیتھک اسٹور رحمت بازار ربوہ

ہر قسم کا سامانِ سائنس وغیرہ اچھی نرخوں پر خریدنے کیلئے

الائیڈ سائنٹیفک سٹور فون ۰۰۰ (؟)

گنپت روڈ لاہور کو ہمیشہ یاد رکھیں!

تریاقِ اٹھرا اٹھرا کے علاج کے لئے کورس ۲۰ روپے — نورِ نظر اولاد نرینہ کے لئے کورس ۳۵ روپے — خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ فون نمبر ۵۳۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آئینۂ ایام:۔

آج کی بعض خبریں

• بم کا خوفناک دھماکہ

پشاور ۱۲ اکتوبر۔ آج صبح سرحد بنک مردان میں بم کا ایک خوفناک دھماکہ ہوا جس سے دو افراد ہلاک اور انیس ۱۹ زخمی ہو گئے۔ زخمی ہونے والوں میں سے تین کی حالت نازک بیان کی جاتی ہے۔ سرکاری ذرائع کے مطابق دھماکہ ٹائم بم پھٹنے سے ہوا جس سے سرحد بنک مردان کی عمارت میں آگ لگ گئی۔ کہا جاتا ہے کہ بم ایک سیف کے پیچھے رکھا گیا تھا۔ ایک اطلاع کے مطابق زخمیوں میں چھ طلباء اور ایک سکول ٹیچر بھی شامل ہیں۔ وہ بنک میں فیسوں کی رقوم جمع کرانے گئے تھے۔

(امروز ۱۳ اکتوبر ۷۴ء ص۱)

• پائپ لائن کو بم سے اڑا دیا

پشاور ۱۲ اکتوبر۔ کل رات تقریباً ۹½ بجے پاکستان فلور ملز کے قریب جی ٹی روڈ پر بعض نامعلوم تخریب کاروں نے سوئی گیس کی بڑی پائپ لائن کو ٹائم بم سے اڑا دیا جس کی وجہ سے آگ بھڑک اٹھی۔ پائپ لائن کے قریب واقع عمارتوں کو شدید خطرہ پیدا ہو گیا تھا تاہم شہر اور ائر فورس کے فائر بریگیڈز نے فوری طور پر موقع پر پہنچ کر ایک گھنٹہ کی تگ و دو کے بعد آگ پر قابو پا لیا اور ملحقہ عمارتیں تباہ ہونے سے بچ گئیں۔ اس دھماکہ کی وجہ سے شہر اور چھاؤنی کو سوئی گیس فراہم کرنے کا نظام درہم برہم ہو گیا ہے۔

(امروز ۱۳ اکتوبر ۷۴ء ص۱)

• مخمل کا کارخانہ نذرِ آتش

لاہور ۱۲ اکتوبر۔ اورینٹل ویلوٹ ملز فیروز پور روڈ میں گزشتہ روز آگ لگ جانے سے لاکھوں روپے مالیت کی مشینری اور بیش قیمت کپڑا جل کر راکھ ہو گیا۔ کہا جاتا ہے کہ آگ لگنے سے پہلے وہاں زبردست دھماکہ ہوا تھا جو ٹرانسفارمر پھٹنے سے ہوا۔ دھماکہ کے شعلوں سے فیکٹری میں آگ لگ گئی۔ مل کے مالک مسٹر جاوید نے کہا اگر فیروز پور روڈ کے فائر بریگیڈ کا عملہ فوری طور پر آ جاتا تو یقیناً اتنا زیادہ نقصان نہ ہوتا۔ انہوں نے بتایا کہ آگ لگنے کی اطلاع سب سے پہلے اس فائر بریگیڈ کو ہی دی گئی تھی لیکن اس کا ٹینکر (پانی بردار گاڑی) فارغ نہیں تھا اس سے پودوں کو پانی دینے کا کام لیا جا رہا تھا۔

(مساوات ۱۳ اکتوبر ۷۴ء ص۶)

• کوہاٹ میں چار افراد کا قتل

کوہاٹ ۱۲ اکتوبر۔ کوہاٹ میں بعض افراد نے اندھا دھند فائرنگ کر کے چار افراد کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔ ایک شخص شدید زخمی ہوا تھا اس کی حالت نازک بیان کی جاتی ہے۔ (مساوات ۱۳ اکتوبر ۷۴ء ص۶)

• ماں نے دو بچوں کو ذبح کر ڈالا

پشاور ۱۲ اکتوبر۔ مردان کے ایک نواحی گاؤں موضع کالو خان میں مہر شیدو نامی ایک ماں نے اپنے دو بچوں کو ذبح کر ڈالا۔ کہا جاتا ہے کہ وہ عرصہ سے دماغی عارضہ میں مبتلا تھی۔ گزشتہ روز جب اسے جنون کا دورہ پڑا تو اس نے جنون کی حالت میں اپنی سات سالہ بچی اور چار سالہ بچے کو چھری سے ذبح کر دیا اور پھر اپنے گلے پر بھی چھری پھیر لی۔ لیکن عین اس وقت جب وہ اپنے گلے پر چھری پھیر رہی تھی اس کا خاوند آ گیا اور اس نے اس سے چھری چھین لی۔ وہ مرنے سے تو بچ گئی لیکن ہسپتال میں اس کی حالت بہت تشویشناک بیان کی جاتی ہے۔

(مساوات ۱۳ اکتوبر ۷۴ء ص۶)

• لاکھوں روپے کی فصلیں تباہ

نور شاہ ۱۲ اکتوبر۔ نور شاہ کے نواح میں نہر گوگیرہ برانچ میں دوبارہ دو مقامات کے نزدیک چالیس اور پچاس فٹ چوڑے شگاف پڑ گئے ہیں جس کی وجہ سے سینکڑوں ایکڑ رقبہ میں کھڑی فصلیں زیرِ آب آ گئی ہیں۔ کپاس، مکئی، جوار، آلو، کماد اور چاول کی لاکھوں روپوں کی فصلیں پانی میں بہہ گئی ہیں۔ نہر گوگیرہ برانچ میں پہلے بھی کئی شگاف پڑ چکے ہیں خشک سالی کے باعث پہلے ہی علاقے میں پچاس فیصد فصلیں تباہ ہو چکی ہیں اب نہر میں دوبارہ شگاف پڑنے سے فصلیں مزید تباہی کی نذر ہو رہی ہیں۔ علاقے کے بعض ذمہ دار لوگوں نے محکمہ نہر کے عملے پر بددیانتی کا الزام لگایا ہے اور کہا ہے کہ نہر بار بار ٹوٹتی نہیں بلکہ توڑی جاتی ہے۔

(مساوات ۱۳ اکتوبر ۷۴ء ص۶)

• لیکچرار کو گولی مار کر زخمی کر دیا

لیاقت آباد ۱۲ اکتوبر۔ گورنمنٹ ڈگری کالج میانوالی کے شعبہ نباتات کے لیکچرار ملک محمد فاروق کو گزشتہ رات گلی گنو شاہ میں بی اے کے ایک طالب علم نے گولی مار کر شدید زخمی کر دیا۔ واقعات کے مطابق ملک محمد فاروق صاحب میانوالی سے کیمبلپور آئے ہوئے تھے اور اپنے دوست محمد لطیف صاحب پروفیسر گورنمنٹ ڈگری کالج کیمبلپور کے ہاں ٹھہرے ہوئے تھے امسال بی اے کے امتحان میں پروفیسر محمد لطیف بطور نگران کام کر رہے تھے انہوں نے کڑی نگرانی کر کے لڑکوں کو نقل کرنے کی قطعاً کوئی مہلت نہ دی۔ بعض لڑکے اس بناء پر ان سے سخت نالاں تھے۔ ایسے ہی ایک لڑکے نے رات کے اندھیرے میں (جبکہ وہ گلی میں سے گزر رہے تھے) ان پر گولی چلا دی۔ پروفیسر محمد لطیف صاحب تو بچ گئے اور گولی ملک محمد فاروق صاحب کے لگی۔ انہیں شدید زخمی حالت میں ہسپتال پہنچایا گیا۔ اب ان کی حالت خطرہ سے باہر بیان کی جاتی ہے۔

(مساوات ۱۳ اکتوبر ۷۴ء ص۱)

• آوے کا آوا بگڑا ہوا

لاہور ۱۲ اکتوبر۔ وفاقی وزیرِ محنت رانا محمد حنیف خان نے آج آل پاکستان فیڈریشن ٹریڈ یونین کی تقریب میں مہنگائی کے بارہ میں وضاحت کرتے ہوئے کہا یہاں تو ہر تاجر راتوں رات کروڑ پتی بننے کی کوشش میں مصروف ہے۔ انہوں نے کہا ایک دو نہیں بلکہ یہاں تو آوے کا آوا ہی بگڑا ہوا ہے یا یوں کہو کہ بھٹہ ہی بیٹھا ہوا ہے۔ حاضرین میں سے ایک شخص نے کہا مصنوعی مہنگائی پیدا کرنے والوں کو گولی مار دینی چاہیئے وزیر موصوف نے کہا اگر ایسا کیا جائے تو وہ کون ہے جس کی دکان کھلی رہے گی۔

(روزنامہ مساوات لاہور ۱۳ اکتوبر ۷۴ء ص۱)

درسِ قرآن کے مبارک سلسلہ کا آخری مرحلہ

ربوہ ۲۷ رمضان۔ یکم رمضان المبارک ۱۳۹۴ ہجری (مطابق ۱۸ ستمبر ۱۹۷۴ء) سے مسجد مبارک میں پورے قرآن مجید کے خصوصی درس کا جو مبارک سلسلہ شروع ہوا تھا وہ کل ۲۸ رمضان (مطابق ۱۵ اکتوبر) سے آخری مرحلہ میں داخل ہو رہا ہے۔ اس آخری مرحلہ میں مکرم سید محمود احمد صاحب ناصر ۲۸ و ۲۹ رمضان کو سورہ ملک سے سورہ الناس تک درس دیں گے اور اس طرح درسِ قرآن کا یہ سلسلہ مکمل ہو جائے گا۔

ہم قبل ازیں ۳۰ ستمبر کے الفضل میں یہ اطلاع شائع کر چکے ہیں کہ یکم رمضان سے ۱۵ رمضان تک مکرم مولانا عبد المالک خان صاحب، مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد، مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف، مکرم مولوی ابو المنیر نور الحق صاحب اور مکرم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل نے سلسلہ وار سورۃ فاتحہ سے سورۃ کہف تک باری باری اپنے حصہ کا درس دیا۔ اس کے بعد حسب ذیل علماء کرام اپنے اپنے حصہ کا درس مکمل کر چکے ہیں:۔

۱۶ رمضان تا ۱۸ رمضان	مکرم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری	سورۃ مریم تا سورۃ فرقان
۱۹ ″ ″ ۲۱ ″	″ عطاء المجیب صاحب راشد	سورۃ شعراء تا سورۃ سبا
۲۲ ″ ″ ۲۴ ″	″ چوہدری محمد شریف صاحب	سورۃ فاطر تا سورۃ زخرف
۲۵ ″ ″ ۲۷ ″	″ مسعود احمد صاحب جہلمی	سورۃ دخان تا سورۃ تحریم

مکرم مسعود احمد صاحب جہلمی آج ۲۷ رمضان کو اپنے حصہ کا درس مکمل کریں گے اور کل ۲۸ رمضان (۱۵ اکتوبر) سے مکرم سید محمود احمد صاحب ناصر سورۃ الملک سے درس شروع کریں گے اور ۲۹ رمضان کو سورۃ الناس تک درس مکمل کر لیں گے۔ اس طرح درسِ قرآن کا یہ مبارک سلسلہ پایۂ تکمیل کو پہنچ جائے گا۔ انشاء اللہ العزیز وباللہ التوفیق۔

درخواستِ دعا

امریکہ سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ سابق مبلغ امریکہ مکرم صوفی عبد الغفور صاحب آج کل وہاں پر بہت بیمار ہیں اور جارج ٹاؤن یونیورسٹی ہسپتال میں زیرِ علاج ہیں۔ انہیں دل کی تکلیف ہے اور جسم میں شدید دردیں محسوس ہوتی ہیں۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

(وکالتِ تبشیر ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴